

## 5560- ہم بستری کے آداب

### سوال

اسلام نے ہمیں ہر چیز سکھائی ہے کہ ہم کیسے کھائیں، کیسے نوش کریں، اور کیسے پہنیں؛ تو کیا سنت مطہرہ میں مسلمان کو ہم بستری کے آداب بھی بتالے گئے ہیں؟ کیا ذخیرہ احادیث میں ایسی صحیح حدیث ہے جو اسلام میں ہم بستری کے آداب بتاتی ہو؟

### جواب کا ملخصہ

ہم بستری کرنے کے اسلام میں متعدد آداب ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں: 1. اس کام کو صرف اللہ کی رضا کے لیے کرنے کی نیت کرنا۔ 2. ہم بستری سے پہلے دونوں باہمی عملی پیار محبت کا اظہار اور بوس و کنار کریں۔ 3. خاوندیہ دعا پڑھے: {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَغْتَنَا الشَّيْطَانُ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا} اللہ کے نام سے، یا اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرم، اور شیطان سے اسے بھی محفوظ فرم جو تو ہمیں عطا کرے گا۔ 4. خاوند اندام نہانی میں کسی بھی طریقے سے جماع کر سکتا ہے۔ 5. خاوند کے لیے پاگانے کے راستے میں کسی بھی صورت میں جماع کرنا جائز نہیں ہے۔ 6. دونوں شر مکا ہوں کے ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے، یا شر مکا ہیں آپس میں نہ ملیں لیکن مرنی خارج ہو جائے تو توب بھی غسل واجب ہو جائے گا۔ 7. اگر خاوند دوبارہ ہم بستری کرنا چاہے تو درمیان میں وضو کر لے۔ 8. ماہواری کے دوران جماع کرنا حرام ہے۔ 9. شوہر اگر اولاد نہ چاہتا ہو تو مرنی کا اخراج باہر کرنا جائز ہے۔ 10. میاں بیوی دونوں کے لیے ان کی نجی ازدواجی زندگی میں جو کچھ ہوتا ہے اسے بیان کرنا حرام ہے۔

### پسندیدہ جواب

### مشمولات

- اسلام میں جماع کے مقصود:
- اسلام میں جنسی تعلقات کے آداب:
  - کیا بیوی کی پچھلی شر مکاہ میں جماع کرنا جائز ہے؟
  - کس وقت غسل جناب فرض ہو گا؟
  - کیا حیض کی حالت میں بیوی سے ہم بستری کی جا سکتی ہے؟
  - کیا جماع کرتے ہوئے مرنی باہر خارج کرنا جائز ہے؟
  - کیا خاوند اور بیوی کے رازفاش کرنا جائز ہے؟

بالکل آپ نے صحیح کہا کہ اسلام نے ہمیں ہر چیز سکھائی ہے؛ کیونکہ اسلام لوگوں کی معاشی، دینی، بلکہ زندگی اور موت سے متعلقہ ہر چیز کی رہنمائی کرتا ہے؛ کیونکہ دین اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔

ہم بستری زندگی کے اہم ترین امور میں سے ایک ہے اور ہمارے دین نے اس حوالے سے بھی ہماری مکمل رہنمائی کی ہے؛ لہذا جماع اسلام میں محس شوانی اور حیوانی سرگرمی نہیں ہے کہ اپنی ضرورت پوری کی اور ختم، بلکہ اس کے احکامات اور آداب میں، اسے اچھی نیت کے ساتھ منسک کیا جائے، اس کے لیے اذکار اور شرعی آداب مقرر کیے ہیں جس کی وجہ سے ہے۔

کام بھی عبادت بن جاتا ہے اور اس کام کو کرنے پر مسلمان کو ثواب بھی ملتا ہے۔

### اسلام میں جماعت کے مقاصد:

سنن نبویہ میں ہم بستری کے مقاصد بیان ہوئے ہیں، چنانچہ امام ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب زاد المعاویہ میں کہتے ہیں:

"جماع اور ہم بستری کے جو اے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار سب سے بہترین طریقہ کار تھا، اس کے ذریعے جسمانی صحت کی حفاظت ہوتی ہے، لذت اور سرور ملتا ہے، اور جن مقاصد کے لیے جماعت ہے وہ مقاصد بھی پورے ہوتے ہیں: کیونکہ جماعت کے بنیادی طور پر تین مقاصد ہیں:

پہلا مقصد: نسل انسانی کی حفاظت، اور انسانیت کے تسلیل کو اس وقت تک آگے بڑھانا جب تک اللہ تعالیٰ کے ہاں تقدیر میں لکھی ہوئی تعداد اس جہان میں پوری نہیں ہو جاتی۔

دوسرा مقصد: منی کا اخراج کر جس کے جسم میں رہنے سے پورے جسم کو نقصان ہو سکتا ہے۔

تیسرا مقصد: اپنی شہوت پوری کرنا اور لذت حاصل کرنا، اللہ تعالیٰ کی نعمت سے فائدہ اٹھانا۔ یہی وہ مقصد ہو گا جو اکیلا ہی جنت میں ہو گا؛ کیونکہ وہاں پر نسل کا تصور نہیں اور نہ ہی منی جسم میں رہنے سے کوئی نقصان ہونے کا اندیشہ ہو گا۔

طبعی ماہرین اس بات کے قائل ہیں کہ جماعت سے انسانی صحت اچھی رہتی ہے۔ "ختم شد"

طبع نبوی: (249)

امام ابن قیم رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں کہ:

"جماع کے فوائد: جماعت سے انسان بد نظری سے نجات جاتا ہے، اپنے آپ کو کثروں میں رکھتا ہے، انسان حرام کام کرنے سے دور رہنے کی طاقت پاتا ہے، یہی تمام فوائد عورت کو بھی حاصل ہوتے ہیں، پھر جماعت سے انسان کو دنیاوی اور اخنووی دونوں فوائد ملتے ہیں، مرد اپنی بیوی کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پابندی کے ساتھ اس عمل کو کرتے تھے اور پسند بھی فرماتے تھے، اسی لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تماری دنیا میں سے مجھے: بیوی اور خوشبو محبوب ہیں۔) مسند احمد: (3/128) نسائی: (7/61) اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ شادی کر لے؛ کیونکہ شادی نظروں کو جھکانے اور شرمنگاہ کو محفوظ کرنے کا ذریعہ ہے، اور جس کے پاس استطاعت نہیں ہے تو وہ روزے رکھے؛ کیونکہ روزے اس کی شہوت کو توڑ دیں گے۔) اس حدیث کو امام بخاری:

اور مسلم: (1400) نے روایت کیا ہے۔ "ختم شد"

طبع نبوی: (251)

### اسلام میں جنسی تعلقات کے آداب:

بیوی کے ساتھ جنسی ملابک کے لیے درج ذیل امور کا خیال کرنا لازم ہے:

1- ہم بستری کے لیے نیت یہ کریں کہ اللہ کو راضی کرنا ہے، اور ارادہ کریں کہ اس عمل سے اپنے آپ اور اپنی الہیہ کو حرام سے بچانا ہے، اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے؛ تاکہ اس امت کی شان میں مزید اضافہ ہو؛ کیونکہ تعداد میں اضافہ عزت میں اضافہ ہے۔ پھر یہ بھی واضح رہے کہ اس عمل پر اسے اجر بھی ملے گا اگرچہ اسے لذت اور سرور بھی آئے گا، لیکن اجر بھی

پائے گا۔ جیسے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنی الہیہ کے ساتھ جماع کرنا بھی نیکی ہے۔) صحابہ کرام نے تعجب سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم اپنی شوٹ پوری کرتے ہیں تو کیا پھر اس میں بھی ہمارے لیے اجر ہو گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اچھا تو بتلا اگر غلط طریقے سے اپنی شوٹ پوری کرے تو کیا اسے گناہ ہو گا؟ تو اسی طرح اگر حلال طریقے سے اپنی شوٹ پوری کرے تو اس میں بھی اس کے لیے اجر ہو گا۔) مسلم: (720)

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر خاص فضل ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس امت میں شامل فرمایا ہے۔

2- جماع سے پہلے خاوند اور بیوی دونوں باہمی عملی پیار محبت کا اظہار اور بوس کنار کریں؛ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے ساتھ پہلے پیار محبت اور بوس کنار کیا کرتے تھے۔

3- جس وقت جماع کرنے لگے تو کے: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جَنَّتُ الشَّيْطَانَ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقَنَا»

ترجمہ: اللہ کے نام سے، یا اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرماء، اور شیطان سے اسے بھی محفوظ فرماجو تو ہمیں عطا کرے گا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ان کے اس جنسی ملáp سے انہیں اللہ تعالیٰ نے اولادوی تو شیطان اسے بھی بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ صحیح بخاری: (9/187)

4- عورت کی اندام نہانی میں آہہ تناصل داخل کرے سست چاہے آگے سے یا پیچھے سے کوئی بھی ہو، اور اندام نہانی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے بچے کی پیدائش ہوتی ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: **(نَسَاوْمُ حَرْثَ الْكَمْ فَأَتَوْا حَرْثَ الْكَمْ أَنَّى شَتَّمْ)** ترجمہ: تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی کو جہاں سے مرضی آؤ۔ [ابقرۃ: 223]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: یہودی کہا کرتے تھے: جب کوئی مرد اپنی بیوی سے پچھلی سمت سے اندام نہانی میں جماع کرتا ہے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے!! اس پر یہ آیت نازل ہوئی: **(نَسَاوْمُ حَرْثَ الْكَمْ فَأَتَوْا حَرْثَ الْكَمْ أَنَّى شَتَّمْ)** ترجمہ: تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی کو جہاں سے مرضی آؤ۔ [ابقرۃ: 223] تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (سامنے سے جماع کرو یا پیچے سے لیکن ہو اندام نہانی میں۔) اس حدیث کو امام بخاری: (154/8) اور مسلم: (4/156) نے روایت کیا ہے۔

کیا بیوی کی پچھلی شر مگاہ میں جماع کرنا جائز ہے؟

5- کسی بھی حالت میں بیوی کی پچھلی شر مگاہ میں جماع کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: **(نَسَاوْمُ حَرْثَ الْكَمْ فَأَتَوْا حَرْثَ الْكَمْ أَنَّى شَتَّمْ)** ترجمہ: تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی کو جہاں سے مرضی آؤ۔ [ابقرۃ: 223] اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کھیتی والی جگہ اندام نہانی ہے، اور یہاں کھیتی سے مراد اولاد ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے کہ: (وَهُوَ شَخْصٌ مَلْعُونٌ بَيْهِ جَمَاعٌ كَرَرَتْ كَمْ فَأَتَوْا حَرْثَ الْكَمْ أَنَّى شَتَّمْ) اس حدیث کو ابن عدی: (211/1) نے روایت کیا ہے اور ابن القیم: (آداب الزفاف: 105) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

کیونکہ یہ غیر فطری عمل ہے، اور سلیم النظرت شخص اس عمل کو قطعاً اچھا نہیں سمجھتا، پچھلی شر مگاہ میں جماع کرنے سے عورت کو لذت نہیں بلکہ تکلیف ہوتی ہے، اور پچھلی شر مگاہ پا گانے کی جگہ ہے، اور اس کے علاوہ بھی وجوہات ہیں جس سے اس عمل کی حرمت مزید شدید ہوتی چلی جاتی ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (1103) کا جواب ملاحظہ کریں۔

6- خاوند ایک بارا بھی بیوی کے ساتھ ملáp کر لے اور دوسری بار پھر ملáp کا ارادہ رکھے تو پہلے وضو کر لے؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب تم میں سے کوئی اپنی الہیہ کے پاس آئے اور پھر دوبارہ بھی آنا چاہے تو پہلے وضو کر لے، وضو دوبارہ آنے کے لیے چست کر دے گا۔) مسلم: (1/171)

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم استحباب پر مبنی ہے، واجب نہیں ہے۔ تاہم اگر دوبار جماع کے درمیان غسل کا موقع ملے تو یہ افضل ہے، اس حوالے سے سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی سب یویوں کے پاس گئے، پھر ایک کے پاس غسل کیا، پھر اگلی یوی کے پاس غسل کیا، تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایک ہی بار غسل فرمائیں؟! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس عمل میں زیادہ پاکیزگی، صفائی، اور طہارت ہے۔) اس حدیث کو ابو داود اور نسائی: (79/1) نے روایت کیا ہے۔

کس وقت غسل جناب فرض ہو گا؟

7- خاوند اور یوی دونوں پریاد دونوں میں سے کسی ایک پر درج ذیل صورتوں میں غسل واجب ہو جائے گا:

پہلی صورت: جب دونوں کی شر مگاہیں آپس میں مل جائیں؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب شر مگاہ، دوسری شر مگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جائے گا۔) جبکہ دوسری روایت میں الفاظ ہیں کہ (جب شر مگاہ، دوسری شر مگاہ سے مس کر جائے تو غسل واجب ہو جائے گا۔) اسے امام احمد، اور امام مسلم: (526) نے روایت کیا ہے۔ اس صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے منی خارج ہو یا نہ ہو، یہاں شر مگاہ کے لئے کا مطلب یہ ہے کہ مرد کے آہہ تناسل کی ٹوپی عورت کی اندام نہانی کے اندر چلی جاتے، محض ساتھ ملنا اور مس کرنا مراد نہیں ہے۔

دوسری صورت: منی خارج ہو جائے، چاہے شر مگاہیں آپس میں نہ ہیں؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (پانی خارج ہونے سے پانی سے غسل فرض ہو جائے گا۔) مسلم: (1/269)

علامہ ابوی رحمہ اللہ شرح السنہ: (9/2) میں کہتے ہیں:

”غسل جنابت دونوں سے کوئی ایک چیز ہونے پر فرض ہو جاتا ہے: آہہ تناسل کی اگلی شر مگاہ میں داخل ہو جائے، یا پھر مرد یا عورت کی منی اچھل کر نکلے۔“ ختم شد شرعی غسل کا طریقہ جاننے کے لیے سوال نمبر: (83172) کا جواب ملاحظہ کریں۔

میاں یوی ایک ہی جگہ اکٹھے بھی غسل کر سکتے ہیں چاہے دونوں ایک دوسرے کو دیکھ بھی رہے ہوں؛ اس لیے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ: آپ کہتی ہیں کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جو کہ میرے اور آپ کے درمیان ہوتا تھا، ہم باری باری اس برتن سے پانی لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدلی کرنے لگتے تو مجھے کہنا پڑتا: میرے لیے تو چھوڑ دیں، میرے لیے تو چھوڑ دیں۔ آپ مرید بتلاتی ہیں کہ: اس وقت ہم دونوں ہنپی ہوتے تھے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔

8- جس پر غسل واجب ہو گیا ہے اس کے لیے اسی حالت میں سونا جائز ہے، اور نماز سے پہلے تک غسل کو موخر کر سکتا ہے، تاہم تاکیدا مسح یہ ہے کہ: سونے سے پہلے غسل کر لے، اس لیے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی جنپی حالت میں سو سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جی ہاں سو سکتا ہے، لیکن اگرچاہے تو وضو کر لے۔) اس حدیث کو ابن حبان (232) نے روایت کیا ہے۔

کیا حیض کی حالت میں یوی سے ہم بستری کی جا سکتی ہے؟

9- دوران حیض یوی کے ساتھ ہم بستری کرنا حرام ہے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے: (وَيَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْجِنِينَ قُلْ هُوَ ذَوُّ الْحِلْمِ فَأَغْتَرُوا النَّاسَ فِي الْجِنِينِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهَرُنَ فَإِذَا تَطَهَّرُنَ فَأُقْوِنَ مِنْ حَيْثُ أَمْرَكُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَمَحْبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ).

ترجمہ: آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے، حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمیں اجازت دی ہے اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ [ابقرۃ: 222]

حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ جنسی ملاب کرنے والا شخص ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے گا؛ جیسے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے اسی بابت دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک یا آدھا دینا صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا، اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے اور اباضی نے آداب زفاف: 122 میں اسے صحیح کہا ہے۔

تاہم خاوند حیض کی حالت میں شر مگاہ کے علاوہ لطف اندوز ہو سکتا ہے، اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ: جب ہم سے کوئی حیض میں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لٹکوٹ وغیرہ باندھنے کا حکم دیتے، پھر آپ اس کے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ بخاری و مسلم

کیا جماع کرتے ہوئے منی باہر خارج کرنا جائز ہے؟

10- خاوند منی کا خارج باہر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اسی طرح کنڈووم وغیرہ بھی استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ بیوی اس چیز کی اجازت دے؛ کیونکہ بیوی کو بھی حصول لذت کا پورا حق ہے، اور حصول اولاد کا بھی۔ اس کی دلیل سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، آپ کہتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمد میں جماع کرتے ہوئے منی کا خارج باہر کرتے تھے، تو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں روکا۔ اس حدیث کو امام بخاری: (9/250) اور مسلم: (4/160) نے روایت کیا ہے۔

لیکن ہم تیریہ ہے کہ ان تمام امور سے پہلی یا کیا جائے، کیونکہ اس سے عورت مکمل طور پر لذت حاصل نہیں کر سکتی، یا حصول لذت میں کمی آتی ہے، نیز اس سے نکاح کے کچھ مقاصد بھی فوت ہو جاتے ہیں، مثلاً: افزائش نسل کا تسلسل رک جاتا ہے۔

کیا خاوند اور بیوی کے رازفاش کرنا جائز ہے؟

11- خاوند اور بیوی دونوں پر ازدواجی زندگی کے رازفاش کرنا حرام ہے، بلکہ یہ انتہائی سُکین جرم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بدترین درجے کا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور پھر اس کے رازفاش کرے۔) مسلم: (4/157)

اسی طرح سیدہ اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی دیگر مردوں خواتین بھی وہاں بیٹھے موجود تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لگتا ہے مرد جو کچھ اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے وہ دوسروں سے بیان کرتا ہے، اور لگتا ہے کہ عورت بھی وہ کچھ بیان کرتی ہے جو وہ اپنے خاوند کے ساتھ کرتی ہے؟) اس پر لوگ ایک دوسرے کو خاموشی سے تنگنے لگے کوئی بولنے کی جرأت نہ کرے۔ تو میں نے کہا: جی، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ یہ عورتیں بھی ایسے کرتی ہیں اور یہ مرد بھی کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایسا مت کرو؛ یہ تو شیطان جسی حرکت ہے کہ شیطان کو شیطانی راستے میں ملی اور وہیں لوگوں کی نظر وہ کے سامنے اسے ٹلایا۔) اس حدیث کو ابو داود: (1/339) نے روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے اسے آداب زفاف: (143) میں صحیح قرار دیا ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں جماع کے مختصر آداب ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس عظیم دین کی سمجھ عطا فرمائی کہ جس میں استنبند آداب ہیں، اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا و آخرت میں کام دینے والی چیزوں کی بدایت دی۔ اور آخر میں درود ہوں ہمارے پیارے نبی خاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

والله اعلم